بھارتیہ جنتا پارٹی

قومی کونسل کی میٹنگ

۲۔۳ رمارچ ۲۰۱۳ء، نئی دہلی

بے لگام بدعنوانی یو پی اے کی پہچان

وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ اور یو پی اے کی چیئر پرسن محترمہ سونیا گاندھی کی قیادت میں یو پی اے حکومت کچھ مہینوں میں ۱۰ رویں سال میں داخل ہو جائے گی۔ الیکشن سے پہلے یقیناً سرکار کا یہ آخری سال ہوگا۔ گزرتا ہوا ہر دن ایک بار پھر اس بات کو مضبوطی بخش رہا ہے کہ ڈاکٹر منموہن سنگھ کی حکومت آزادی کے بعد اب تک کی سب سے بدعنوان سرکار ہے۔ یہ اتحاد سرکار نہیں ہے بلکہ حقیقت میں بدعنوان لوگوں کا مجموعہ ہے۔

بڑے گھپلے، چونکا دینے والی بدعنوانی، رشوت خوری کی مثالیں، دلالی اور بھاری مالی بدنظمی روزانہ اتنے خطرناک طریقہ سے بار بار سامنے آئے کہ ان کی گنتی رکھنا مشکل ہو گیا ہے۔ یہ سب اس لیے ہوا کیونکہ اعلیٰ سطح پر سانٹھ گانٹھ تھی اور سیاسی قیادت سے واضح روپ سے سرپرستی حاصل شدہ بچولیے ایک کے بعد ایک گھپلے میں عوام کا لاکھوں کروڑوں روپے کا مال لوٹتے رہے۔ زیادہ تر معاملوں میں نہ صرف یو پی اے حکومت سرکار کی سیاسی قیادت کے اہم لوگوں کی ملی بھگت ہے بلکہ ان کا سرگرم رول بھی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ اور یو پی اے کی چیئر پرسن محترمہ سونیا گاندھی نے ہر بار "چپی کی چال" "مجرمانہ خاموشی" اور پوری طرح بے رخی کا ثبوت دیا ہے وہ بھی تب جب ملک کی املاک کو طرح طرح سے لوٹا جا رہا تھا۔ ایک بعد ایک گھپلوں سے ملک حیران رہ گیا ہے۔

گھپلوں کی سیریز

حقیقت میں ان گھپلوں کی فہرست بہت طویل ہے۔ ورت اطلاعت میں ۲ رجی لائسنس کی تقسیم کرنے میں ہوئی زبردست بدعنوانی آزاد ہندوستان کی تاریخ سب سے شرمناک گاتھا رہے گی جس میں ۱٫۷۶ لاکھ کروڑ روپے کی بھاری بھرکم رقم کا گھپلا ہوا۔ یہاں تک کہ سپریم کورٹ نے لائسنسوں کو منسوخ کر دیا اور ابھی تک مقدمہ چل رہا ہے جبکہ حکومت کا ایک سینئر وزیر ابھی بھی زور دیکر کہہ رہا ہے کہ کچھ غلط نہیں ہوا۔ وزیر اعظم مسلسل وزیر خزانہ پی چدمبرم کو کلین چٹ دیتے رہے ہیں جبکہ ان کے خلاف کافی ثبوت ہیں۔ اس بڑے گھپلے میں سی بی آئی کو ان کی اور وزیر اعظم دفتر کے رول کی جانچ کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ سی بی آئی کے وکیل کے ملزم کے ساتھ ملے ہونے کی افسوسناک خبروں نے جانچ اور مقدمے کی غیر جانبداری کے بارے میں مزید شبہات پیدا کر دیے ہیں۔

دولت مشترکہ کھیلوں کے انعقاد میں جناب سریش کلماڑی اپنے کئی معاونین کے ساتھ مقدمات کا سامنا کر رہے ہیں لیکن آخری ذمہ داری ان پر ہی ختم نہیں ہوتی۔ سریش کلماڑی ایک واحد اس کے لیے ذمہ دار نہیں ہیں بلکہ اس کی جڑے کافی گہری ہیں۔ ہر ایک فائل کو کابینہ، ضمنی کمیٹی وزیروں کے گروپ، اخراجات مالی کمیٹی اور آخر میں وزیر اعظم نے بھی منظوری دی۔ شنگلو کمیٹی وزیر اعظم نے خود مقرر کی تھی جس نے محترمہ شیلا دکشت کی قیادت والی حکومت کے خلاف حساس نکتہ چینی کی۔ کمیٹی نے کہا کہ "جو کچھ کیا گیا اس کا کچھ مقصد تھا اور پروجیکٹوں میں غیر ضروری طور پر تاخیر شاید اعلیٰ سطح پر جان بوجھ کر کی گئی کوشش تھی تاکہ دہشت پھیلا کر سبھی متعلقہ لوگوں کو ناجائز منافع پہنچایا جا سکے۔ یہ گھپلا ۷۰٫۰۰۰ رکروڑ روپے کا تھا اور پارلیمنٹ میں وزیر اعظم کی یقین دہانی کے باوجود سی بی آئی نے شیلا دکشت سرکار کے خلاف کوئی جانچ نہیں کی۔

کول گیٹ جسمیں ۱۴۲ رکوئلے بلاک تقسیم کیے گئے، کانگریس قیادت کے کئی رشتہ داروں اور ناطے داروں کے علاوہ ان لوگوں کو بھی ملے جنھوں نے

ناجائز اور من مانے طریقہ سے کانگریس کا خزانہ بھرنے کے لیے کام کیا۔ اس سے ملک کو ۱٫۸۶ لاکھ کروڑ روپے کی چپت لگی۔ سی بی آئی کو مناسب طریقہ سے جانچ کرنے کے لیے فائل تک مہیا نہیں کرائی جا رہی ہے۔ اس کی ایک ہی وجہ ہے کیونکہ یہ گھپلا جب ہوا زیادہ تر وقت وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کے پاس کوئلے کی وزارت بھی تھی۔ اس لیے ڈاکٹر منموہن سنگھ اس گھپلے کے لیے براہ راست سیاسی اور اخلاقی طور پر ذمہ دار ہے۔ اب تو غیر جانبدار جانچ کو بھی روکا جا رہا ہے۔

غیر ملکی بینکوں میں جمع کالا پیسہ (قریب ۲۵ لاکھ کروڑ روپے) واپس لانے کی عدم دلچسپی، دیواس اینٹرکس سودا (دو لاکھ کروڑ روپے)، دہلی کے بین الاقوامی ایئر پورٹ کے پرائیویٹیشن میں ہزاروں کروڑ روپے کی بیش قیمتی زمین کی تجارتی تقسیم میں گھپلا، آدرش ہاؤسنگ گھپلا جیسے بے شمار معاملے ہیں۔ بی جے پی کی زبردست تحریک اور میڈیا نیز عدالتوں کی مداخلت کی وجہ سے ہی زیادہ تر معاملوں میں جانچ ممکن ہو سکی۔ ان معاملوں میں حکومت کا کوئی رول نہیں رہا کیونکہ اس نے ہمیشہ بدعنوان لوگوں کا دفاع کرنے کی کوشش کی ہے۔

ہیلی کاپٹر کی خرید میں دلالی۔ تازہ ترین گھپلا

لگتا ہے کہ جیسے مختلف گھپلوں میں عوام کے لاکھوں کروڑوں روپے کی لوٹ کافی نہیں تھی، آگستا ویسٹ لینڈ اور اس کی خاص اطالوی کمپنی فن میکانیکا سے وی آئی پی ہیلی کاپٹر کی خرید میں بھاری رشوت اور دلالی کی ادائیگی یو پی اے حکومت کی لوٹ کا تازہ ترین باب ہے۔ عوام کے ۴۰۰۰ کروڑ روپے والے اس سودے کو لیکر ایک سال سے بھی زیادہ وقت سے حساس سوال اٹھائے جا رہے تھے۔ بی جے پی نے بھی گزشتہ سال پارلیمنٹ میں یہ معاملہ اٹھایا تھا۔ یہاں تک کہ انکم ٹیکس دفتر نے بھی جانچ کرنی چاہی تھی اور اس طرح کے حساس الزامات سامنے آئے کہ دلالی کے روپ میں قریب ۳۵۰ کروڑ روپے کا بھاری کمیشن دیا گیا۔ حکومت ہند نے اب تک اس معاملے کی جانچ نہیں کرائی ہے اور وزیر دفاع نے پارلیمنٹ میں یہاں تک کہا کہ اس میں کچھ بھی گڑبڑ نہیں ہے۔ اس پورے سودے کو یو پی اے حکومت نے آخری شکل دے دی اور اسے پورا کر دیا۔

اٹلی کے افسر سپلائی کرنے والی کمپنی فن میکانیکا کے خلاف بدعنوانی کے الزامات کی جانچ کر رہے تھے اور آخرکار ہیلی کاپٹر سودے میں رشوت دینے کے الزام میں کمپنی کے سی ای او تک کو گرفتار کر لیا گیا۔ ملک میں ایک بار پھر ہنگامہ کھڑا ہونے کے بعد حکومت کو کاروائی کرنے کے لیے مجبور ہونا پڑا، اب سی بی آئی نے بھی واضح کیا ہے کہ بچولیوں نے تیونیشیا اور ماریشس کے راستے کئی ہندوستانیوں کو رشوت دی ہے۔ ہندوستانی قانون کے تحت کسی بھی بچولیے کی تقرری ایک سخت جرم ہے۔ اسلحوں سے جڑے سودوں میں رشوت دینے کے لیے اس حکومت کا ریکارڈ بدنام ہے۔ یہ بھی جانتے ہیں کہ بوفورس دلالی معاملے میں کواتروچی کے اطالوی رابطہ ہونے کی وجہ اسے بچانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی گئی۔

بی جے پی متنبہ کرتی ہے کہ وہ ہیلی کاپٹر گھپلے کا وہی حشر نہیں ہونے دے گی، اس معاملے میں کچھ ثبوت واضح ہیں۔ دلالی کس نے دی سبھی کو معلوم ہے، کتنی دلالی دی گئی یہ بھی معلوم ہے، صرف جانچ کر کے اتنا معلوم کرنا ضروری ہے کہ بھارت میں کن لوگوں کو فائدہ پہنچا۔ ظاہر ہے گھپلے کی اتنی بڑی رقم سابق چیف ایئر مارشل اور ان کے معاونین تک ہی محدود رہی ہوگی۔ حکومت میں کچھ طاقتور لوگ تھے جو اسے تحفظ اور فروغ دے رہے تھے۔ ملک چاہتا ہے کہ ان کے نام عام کیے جائیں اور انھیں سزا دی جائے اور سرکار یہ کام تیزی سے کرے۔ ایک سال بے کاری نے حکومت یقین کو ختم کر دیا ہے۔ کہیں نہ کہیں کوئی ایسے شخص کو بچانے کی کوشش کر رہا ہے جس کے اعلی سطح پر رابطہ ہیں۔ ایسے کئی مشتبہ پہلو ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکار غیر جانبدارانہ جانچ کے حق میں نہیں ہے۔

پارلیمنٹ (راجیہ سبھا) میں حال میں ہوئی بحث سے ایک بار پھر واضح ہوا ہے کہ سرکار رشوت لینے والوں کی شناخت کرنے کے تئیں سنجیدہ نہیں ہے۔ گزشتہ ایک سال سے بھی زیادہ وقت سے حکومت نے اس معاملے کی جانچ صحیح طریقہ سے شروع نہیں کرائی۔ ایشو عوام کے سامنے آ چکا تھا، یہاں تک کہ انکم

ٹیکس آفس بھی بچولیے کے رول کی جانچ کرنا چاہتا تھا۔ اٹلی میں گزشتہ ایک سال سے جانچ چل رہی ہے لیکن سرکار ابھی تک چپ بیٹھی ہے۔ ابھی تک سی بی آئی نے باقاعدہ طریقہ سے کوئی ایف آئی آر درج نہیں کرائی ہے۔ جن لوگوں نے رشوت لی وہ یقینی طور پر ہندوستان میں ہیں کیونکہ انھوں نے کمپنی کے حق میں سودا متاثر کیا۔

کافی پہلے ایف آئی آر کی مدد سے پولس جانچ ہوسکتی تھی، ملزم گرفتار ہوسکتے تھے، پوچھ گچھ ہوسکتی تھی اور دستاویز باقاعدہ طور سے مانگے جاسکتے تھے اور کچھ بچولیوں کی گرفتاری ہوسکتی تھی۔ اس کی متحدہ مطالبہ کے باوجود ابھی تک ایک بھی ایف آئی آر درج نہیں کرائی گئی ہے اور نہ ہی حکومت نے اس سلسلہ میں کوئی یقین دلایا ہے۔ اس لیے یو پی اے حکومت کا اچانک جے پی سی کے پاس پولیس جانچ، گرفتاری، پوچھ گچھ وغیرہ کا کوئی حق نہیں ہے۔ ویسے بھی جے پی سی کی جانچ تین مہینے میں پوری نہیں ہوسکتی۔ جلدی ہی لوک سبھا آخری سال میں داخل ہونے والی اس لیے حکومت کے ارادے شک پیدا کرتے ہیں۔ لگتا ہے کہ حکومت ملزمین کو وقت دینا چاہتی ہے تاکہ وہ ثبوتوں کو تباہ کرسکیں۔ بی جے پی مطالبہ کرتی ہے کہ اگر رشوت دینے والوں کے نام معلوم ہیں، اگر یہ معلوم ہے کہ رشوت میں کس طرح لین دین کیا گیا تو ان سبھی لوگوں کے خلاف تیزی سے جانچ، گرفتاری، پوچھ گچھ ہونی چاہئے اور رشوت کی رقم لینے والوں سمیت ان کے ان سبھی سرپرستوں کو سزا دینی چاہئے جنھوں نے سودے کو متاثر کیا۔

بدعنوانی پر قدغن لگانے کے لیے ایک طاقتور لوک پال جیسے ادارے اور ایک آٹونامس اور جواب دہ سی بی آئی اہم ہے اور بی جے پی اس کے لیے پابند ہے۔

ہندوستان کی شبیہ پر شدید چوٹ

ہندوستانی حکومت کی اعتماد پر پہلے کبھی ایسے سوال کھڑے نہیں ہوئے جیسے اب ہو رہے ہیں۔ گھپلوں کی سیریز کی وجہ بین الاقوامی سطح پر ملک کی شبیہ کو سخت چوٹ پہنچی ہے جو یو پی اے حکومت کی بدنامی کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ یو پی اے ٹو کی مناسب پالیسیاں نہیں بنا پانے اور خراب اقتدار کی وجہ سے بھارت کے بارے میں پوری دنیا کی رائے سبھی کو معلوم ہے۔ حکومتی فیصلوں کو ''اصلاحی ذریعہ'' کا نام دینے کا یقینی طور پر کوئی اثر نہیں پڑے گا کیونکہ امید کا ماحول ختم ہو چکا ہے اور ہندوستان کے ایک اہم عالمی طاقت بننے کے خواب پر حساس سوال اٹھائے جا رہے ہیں۔ یہ سب کچھ تب ہو رہا ہے جب اس عظیم ملک میں غیر معمولی امکانات اور اس کے عوام کی بے پناہ اہلیت ہے۔ اس کی جگہ پر اب اداسی اور ناامیدی ہے۔

دہشت گردی کا خطرہ۔ہندوستان کی سیکورٹی کے لیے حساس چیلنجز

حیدرآباد میں ۲۱؍فروری ۲۰۱۳؍کو بم دھماکہ میں قریب ۱۶؍لوگ مارے گئے اور ۹۰؍حساس روپے زخمی ہوئے ہیں۔ دہشت گردی کے گھنونے چہرے نے ایک بار پھر ہماری تحفظ کو تحت نحس کیا۔ جولائی ۲۰۰۵؍سے اب تک ملک کے مختلف حصوں میں ۲۵؍بڑے دہشت گردانہ حملے ہوئے جن میں قریب ۵۰۰؍بے گناہ ہندوستانی مارے گئے۔ ظاہر ہے اس میں جموں وکشمیر میں مارے گئے حفاظتی دستے اور وہ سرپنچ شامل نہیں ہے جنھیں عوان نے جمہوری طریقہ سے منتخب کیا تھا۔ دہشت گردوں نے ملک کی سیاسی راجدھانی نئی دہلی، تجارتی راجدھانی ممبئی، علم کی راجدھانی بنگلور اور حیدرآباد، بھارت کے مذہبی مرکز وارانسی اور بھارت جانے مانے ثقافتی اور تعلیمی مرکز پونہ کے علاوہ کئی دیگر شہروں اور یہاں تک دیہی علاقوں کو نشانہ بنایا۔ منصوبہ بنانے والے خاص دہشت گرد اور سازش کرنے والوں کا پاکستان محافظ مقام ہے کیونکہ انھیں وہاں حکومت میں موجود لوگوں اور پاکستان کے اسلحہ والوں کا تحفظ ملا ہوا ہے۔ پاکستان میں حکومت کی حمایت سے اور حکومت کی حمایت کے بغیر دونوں طرح سے کردار ادا کیا جا رہا ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ لشکر طیبہ (ایل ای ٹی) کو پاکستان کے اقتدار میں موجود انتظامیہ کو تحفظ ملا ہوا ہے۔ حیدرآباد دھماکے میں چیف مشتبہ انڈین مجاہدین (آئی ایم) کئی برسوں میں ملک کا سب سے بھینکر دہشت گردی کی ادارہ بن گیا ہے جس کا مول بھاؤ بدلا لینا ہے اور بھیڑ بھاڑ والے علاقوں میں بھیانک حملے کرنا ہے۔ اس کے چیف معاونین کو بھی پاکستان

میں تحفظ ملا ہوا ہے۔

بی جے پی کا پختہ خیال ہے کہ پاکستان کے ساتھ رشتوں کو ہموار کرنا اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک وہ بھارت کے خلاف اس کی زمین سے کام کرر ہے دہشت گردانہ عناصر کے خلاف فیصلہ کن کاروائی نہیں کرتا۔ جو پاکستان نے جنوری ۲۰۰۴ رمیں وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی اور صدر پرویز مشرف کے درمیان ہوئی معاہدے میں ظاہر کی تھی کے مطابق کاروائی نہیں کرتے۔ یو پی اے حکومت نے اس معاہدے کوتقریباً فراموش کر دیا ہے۔ حالانکہ ممبئی میں ۲۶/۱۱ رکو ہوئے حملے کے پیش نظر اس نے پاکستان کے خلاف سخت رخ اپنایا گیا لیکن بعد میں اس کی صورت کمزور ہوتی چلی گئی۔ جولائی ۲۰۰۹ ر میں شرم الشیخ میں اس نے اپنی صورت الٹ لی اور ممبئی حملے کے قصوروار وں کے خلاف کارائی کا مطالبہ صرف ایک رسم ادائے گی بن کر رہ گئی۔

یو پی اے نے زیادہ تر وقت دہشت گردی کو سیاسی رنگ دینے پر اپنی توجہ مرکوز کی۔ جب این ڈی اے حکومت نے انسداد دہشت گردی قانون بنایا ، یہاں تک کہ سپریم کورٹ نے اسے برقرار رکھا لیکن کانگریس پارٹی نے اسے اقلیت مخالف بتا کر اس کی مخالفت کی۔ نا امیدی ریکارڈ والے موجودہ وزیر داخلہ جناب سشیل کمار شنڈے نے بھگوا دہشت اور ہندو دہشت گردی کا حوا کھڑا کرنے کی کوشش کی ، شاید وہ یہ پوری طرح بھول گئے کہ دہشت گردی کا کوئی رنگ یا مذہب نہیں ہوتا اور بھگوا اور ہندو روایت ہماری تہذیب اور ثقافتی وراثت کے بہت اچھے پہلو کی نمائندگی کرتا ہے۔ ظاہر ہے ان کی نکتہ چینی سنکر پاکستان میں دہشت گردوں کا دل باغ باغ ہو گیا۔ ۲۶/۱۱ رکے ممبئی حملے کے سرگنہ حافظ سعید نے عوامی سطح پر اس کا خیر مقدم کیا۔ یہ ثبوت کہ شندے نے افسوس ظاہر کر دیا ہے کہ ان بی جے پی یا آر ایس ایس کو چوٹ پہنچانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا ، پاکستان اور وہاں دہشت گردوں کو بے بنیاد انگلی اٹھانے سے نہیں روک سکے گا۔

سپریم کورٹ کے ذریعہ سات سال پہلے سنائے جانے والے فیصلے کے باوجود ووٹ بینک کے لیے افضل گرو کو پھانسی دینے میں جان بوجھ کر تاخیر کی گئی۔ اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے بدلے کی کسی دہشت گردانہ حادثہ کو روکنے کے لیے سرکار کو مناسب قدم اٹھانے چاہیے تھے۔ وزیر داخلہ جناب شنڈے کا یہ بیان کہ ممکنہ دہشت گردانہ حملے کے بارے میں حکومت کے پاس جانکاری تھی ، حیدر آباد دھماکے کو روکنے میں حکومت کی ناکامی کو کم نہیں کرے گا۔ ظاہر ہے حکومت کو یہ بتانا ہوگا کہ وہ وقت پر کاروائی کرنے میں ناکام کیوں رہی جبکہ اس کے پاس جانکاری تھی ؟ بدقسمتی سے ووٹ بینک کی سیاست کے لیے دہشت کے سیاسی کرن نے اس برائی سے نمٹنے کے ملک کے عہد اور طاقت کو کمزور کیا ہے۔ بی جے پی کا خیال ہے کہ دہشت گردی کو قطعی برداشت نہیں کرنا چاہیے اور اس سے سمجھوتہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس سے نہ صرف ملک کے تحفظ اور یکجہتی بلکہ انا نیت بھی جڑی ہوئی ہے۔ اگر سخت فیصلے لینے پڑیں تو انھیں لینا چاہیے خواہ اس کے کچھ بھی نتیجے ہوں۔

دہشت کے خلاف سنگھرش میں اہلیت تعمیر کی ضرورت ہے۔ دہشت گردی سے نمٹنا مرکز اور ریاست کی ملی جلی ذمہ داری ہے۔ ہمارے قانونی نظام میں بھارت کی حفاظت مرکزی سرکار کی ذمہ داری ہے۔ قانون و انتظامیہ اور پولیس ریاستوں کے دائرے میں آتے ہیں۔ دہشت گردی کے خلاف لڑائی سنگھیہ ڈھانچے کے تحت لڑی جا سکتی ہے۔ سنگھی ڈھانچے بنام دہشت گردی کے تصوراتی ایشو کو لیکر بحث کرنا بے کار ہوگا۔ انسداد قومی دہشت گردی مرکز بنانے کو لیکر اصولی طور پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اس کی طاقتوں اور حقوق شعبہ قانونی ڈھانچے کے اندر ہونا چاہیے۔

ماؤوادی اور نکسل واد کا خطرہ پہلے کی طرح ابھی بھی حساس بنا ہوا ہے۔ سزا سے بچنے کے لیے وہ زیادہ تر دیہی علاقوں میں بے قصور لوگوں اور ملک کے مختلف حصوں میں بڑی تعداد میں حفاظتی دستوں کا قتل کر رہے ہیں۔ یہ ایک قومی مسلہ ہے لیکن اس سے کیسے نمٹا جائے اس بارے میں حکومت کے پاس دور اندیشی کی کمی ہے اور وہ بے سمت ہے۔

ہندوستانی فوجیوں پر پاکستانی فوج کا زبردست حملہ

جموں وکشمیر سرحد پر پاکستانی فوج کے ذریعہ دو بہادر ہندوستانی فوجیوں کی حال میں نہایت غیر انسانی طریقہ سے قتل کر دیا گیا جس سے پورے ملک میں غصہ ہے۔ جیسے ان کا سر دھڑ سے الگ کر دیا گیا، اسے کسی بھی قیمت پر برداشت نہیں کیا جا سکتا اور اس کی کڑی مذمت ہونی چاہئے۔ ہمیں مناسب وقت پر صحیح جواب دیکر اپنی بہادر فوجیوں کی طاقت کا احترام کرنا چاہئے۔ ظاہر ہے کہ ایسی حرکت اور بھارت کے خلاف اس کے منظم دہشت گردی کو دیکھتے ہوئے پاکستان کے ساتھ بات کرنے سے پہلے لکشمن ریکھا ضرور کھینچی جانی چاہئے۔ اگر سرحد پار سے منظم دہشت گردی کی وجہ سے بے قصور ہندوستانی مرتے رہے تو کامیاب بات چیت ممکن نہیں ہے۔

خواتین کا تحفظ ہندوستان کے سیاسی نقطہ نظر کے مرکز میں

راجدھانی میں حال ہی میں ایک بہادر بیٹی کی عصمت دری اور قتل کی بدقسمتی اور غیر انسانی حادثے نے ملک کو جھنجھور کر رکھ دیا۔ ہندوستان کی راجدھانی میں یہ حادثہ ہوا جو یقیناً شرم کی بات ہے اورس کی سخت مذمت کی جانی چاہئے۔ ملک بھر میں جس طریقہ سے غصہ ظاہر کیا گیا وہ مناسب تھا۔ نوجوانوں کے پر امن احتجاج سے دہلی پولیس اور انتظامیہ جس طریقہ سے نمٹا ہے وہ قابل مذمت ہے۔ نوجوان لڑکے اور لڑکیوں اور ان کے والدین پر بے رحمی سے لاٹھیاں بھانجی گئیں اور کڑکڑاتی ٹھنڈ میں ان پر پانی کی بوچھار کی گئی۔ خواتین کے خلاف اس قسم کے حادثے مسلسل جاری ہیں۔ ابھی حال میں بھنڈارا مہاراشٹر میں تین معصوم نابالغ بچیوں کی عصمت دری ہوئی اور اس کے بعد ان کا قتل کر دیا گیا لیکن پولیس اس معاملے کے تئیں سستی برت رہی ہے جس کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں۔ اگر ہندوستان کو ترقی کرنی ہے تو ایسا ماحول بنانا ہوگا جہاں خواتین خود کو پوری طرح محفوظ کریں اور یہ ہماری مشترکہ ذمہ داری ہے۔ بی جے پی اس نشانہ کو حاصل کرنے کے لیے ہر طرح کے قانون اور انتظامیہ کے طریقوں کی حمایت کرنے کے لیے تیار ہے۔ صرف دکھاوے کی کاروائی سے کام نہیں ہوگا۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ اولیت کی بنیاد پر پولیس، قانون اور عدلیہ نظام کے ڈھانچے کو اور مضبوط کیا جائے تا کہ قصورواروں کو سزا مل سکے۔

آسام میں دھماکہ خیز صورت حال

آسام میں صورت حال کافی دھماکہ خیز بنی ہوئی ہے۔ وہاں کی ناکام کانگریس حکومت کی واحد فکر ووٹ بینک کی سیاست ہے جس نے آسام کے مختلف حصوں میں غیر قانونی طریقہ سے بس گئے بنگلہ دیش کے لاکھوں دراندازوں کو پناہ دیکر آگ میں گھی کا کام کیا ہے۔ اس بھینکر صورت کا آسام کی آدیواسی آبادی شکار بنی ہے۔ حال میں کولپاڑہ ضلع میں ۲۰ سے زائد آدیواسی مارے گئے جو رابھا ہسونگ سوائیتیہ پریشد کے گرام پنچایت الیکشن کی صحیح مخالفت کر رہے تھے۔ آدیواسیوں کے واجد اعتراضات کے باوجود کوئی سرکار کو غیر قانونی دراندازوں کے دباؤ میں آکر مجبوراً یہ الیکشن کرانا پڑا۔ اس سے پہلے کوکراجھار ضلع اور اس کے آس پاس ہوئی فرقہ وارانہ تشدد میں قریب ۵۰ لوگ مارے گئے اور ۲ لاکھ سے زائد لوگ بے گھر ہو گئے تھے۔ وہاں کے خاص شہری بوڈو اور بنگلہ دیش سے غیر قانونی طریقہ سے آنے والے مسلمانوں کے درمیان پرتشدد سنگھرش نے خاص طور سے ان علاقوں میں آبادی کا نقشہ بدل دیا ہے جو سرحد کے نزدیک ہیں۔ بوڈو آبادی والے علاقوں میں غیر قانونی غیر ملکی شہریوں کی باڑھ نے آدیواسیوں کی زمینوں پر جبراً قبضے کر لیے ہیں اور اپنی ہی زمین پر بوڈو خود کو عدم حقوق محسوس کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ جو ۲۰ سال سے بھی زیادہ سے آسام سے راجیہ سبھا رکن ہیں انھیں صورت کی حساسیت سمجھنی چاہئے جو حقیقت میں قومی مسئلہ ہے۔ ترون گوگوئی آسام کی آدیواسی عوام کی حفاظت کرنے میں پوری طرح سے ناکام رہے ہیں۔ بنگلہ دیشی دراندازوں کا حق کانگریس سرکار کے لیے آسام و شرقی ریاستوں کے آدیواسیوں اور دیگر سماج کے لوگوں سے زیادہ اہم ہے۔

رام سیتو کے ساتھ کسی طرح کی چھیڑ چھاڑ برداشت نہیں

بی جے پی سیتو سمندرم پروجیکٹ کے تحت رام سیتو کے ساتھ کسی بھی طرح کی چھیڑ چھاڑ کی سخت مخالفت کرتی ہے۔ یو پی اے حکومت نے حال ہی

میں پچوری کمیشن کی رپورٹ کو نامنظور کر دیا ہے جس میں سخت صورت حال اور اقتصادی فکر اٹھائی ہے۔ پروجیکٹ کے لیے مثبت فکر کے ساتھ یقینی طور پر ایک آپشنل راستہ کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ لیکن بھارت سرکار کے اداروں پر سخت شبہا پیدا ہوتا ہے۔ یو پی اے سرکار نے مریادا پرشوتم رام کے وجود پر سوال اٹھاتے ہوئے سپریم کورٹ میں حلف نامہ دائر کیا اور ملک بھر میں مخالفت کے بعد اسے حلف نامہ واپس لینا پڑا۔ رام سیتو کو نقصان یا اس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ قطعی برداشت نہیں کیا جائے گا۔ بھگوان رام ہندوستانی تہذیب، آدھیاتمک اور انسانی تہذیب کے وارث کی علامت ہیں جن کے بغیر بھارت کی شناخت نامکمل ہے اور رام سیتو کے بغیر رام کتھا ادھوری ہے۔ بی جے پی رام سیتو کو قومی اہمیت کی یادگار اعلان کرنے کے لیے تمل ناڈو کی موجودہ سرکار کی طرف سے پہل کرنے کی یقین دہانی کی ستائش کرتی ہے۔ گنگا جمنا صرف ندیاں ہیں بلکہ بھارت کی جیون دھارا اور وراثت ہیں۔ اس کی موجود صورت حال افسوسناک ہے۔ یہ ہماری قومی عہد ہونا چاہئے کہ ان دونوں ندیوں کی صفائی اور پاکیزگی کو دوبارہ لانے کے لیے ہم پوری کوشش کریں گے۔

گجرات میں جناب نریندر مودی کی قیادت میں بی جے پی کی لگاتار تیسری بار تاریخی جیت

قومی کونسل وزیر اعلیٰ نریندر مودی کے عمدہ قیادت میں ریاست میں بی جے پی لگاتار تیسری بار جیت کے لیے گجرات کے عوام کو مبارکباد دیتی ہے۔ ان کے بہترین حکمرانی کے ریکارڈ سے راجیہ میں چوطرفہ ترقی ہوئی ہے جسے عوام کی حمایت مل رہی ہے اور راجیہ میں تیسری بار بی جے پی کامیاب ہوئی ہے۔ کانگریس کہیں بھی سخت مقابلہ نہیں کر سکی۔ اس کے کئی سینئر لیڈر بری طرح سے ہار گئے۔

ہمیں یقین ہے کہ مدھیہ پردیش اور چھتیس گڑھ کی بی جے پی سرکاریں اپنے قابل ذکر کاموں اور وزیر اعلیٰ شیوراج سنگھ چوہان اور جناب رمن سنگھ کی مقبول قیادت کی وجہ سے آنے والے انتخابات میں تیسری بار عوام کی حمایت حاصل ہوگی۔

ہم گجرات میں اپنی جیت کی خوشی منا رہے ہیں لیکن ہماچل پردیش میں اپنی ہار کے لیے ہمیں غور کرنا ہوگا اور صحیح سبق سیکھنا ہوگا۔ جھارکھنڈ پردیش میں غیر تاخیر اسمبلی انتخابات کرائے جائیں تاکہ لوگوں کو مقبول سرکار منتخب کرنے کا موقع مل سکے۔ صدر راج کی آڑ میں کانگریس کا غیر راست کنٹرول نامناسب ہے۔ ناگالینڈ میں ناگا پیپلس فرنٹ کی سرکار کی دوبارہ جیت کا ہم خیر مقدم کرتے ہیں جن ساتھ بی جے پی کا اتحاد تھا۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہندوستانی آئین کے تحت ناگا مسئلہ کے سیاسی حل کی پہل کو تیز کیا جائے۔

ہندوستان کے روشن مستقبل کے لیے۔ بی جے پی کی قیادت میں این ڈی اے واحد متبادل ہے

ملک کے عوام یو پی اے حکومت کے بدعنوان، بدنظمی، مہنگائی اور نا امیدی ریکارڈ سے صحیح معنی میں مایوس ہو چکی ہے جس نے عام آدمی کا جینا مشکل کر دیا ہے۔ وہ بڑی روحانیت سے جناب اٹل بہاری واجپئی کی قیادت والی این ڈی اے سرکار کو یاد کرتی ہے جس نے یقین، جوش، حصہ داری، مسلسل ترقی مہنگائی پر قدغن لگانے اور امن وامان کی وراثت چھوڑی اور ہندوستان کے لیے ایک بڑے ملک کے روپ میں ابھرنے کا راستہ پیدا کر دیا۔ اس کی جگہ اب نا امیدی اور بے بسی ہے۔ یو پی اے ''غیر محفوظ بھارت'' اور ''بے سہارا بھارت'' کی وراثت چھوڑ رہا ہے۔ ہندوستان میں بی جے پی کی قیادت میں این ڈی اے کو پھر سے لانے کی ضرورت ہے۔ جب یو پی اے کے دور اقتدار میں ملک کی ترقی کی شرح ۵ رفیصد سے نیچے رہ گئی ہے ایسے وقت میں یہ فخر کا موضوع ہے کہ گجرات، مدھیہ پردیش چھتیس گڑھ، بہار اور پنجاب جیسے زیادہ تر بی جے پی اور این ڈی اے حکمراں ریاستوں کی ترقی کی شرح ۱۰ رفیصد سے بھی زیادہ ہے۔ یہ اچھی حکومت اور یکسانیت کے ساتھ ترقی پر توجہ مرکوز کرنے کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ وقت آ گیا ہے کہ جب ملک جاگے، این ڈی اے کی توسیع ہو اور الیکشن ہونے پر فیصلہ کن تبدیلی کی امید جگائی جائے۔ بی جے پی پورے ملک میں خاص طور سے نوجوانوں کو یقین کرانا چاہتی ہے کہ وہ بھارت کو اس کی طاقت کے مطابق اس کا مناسب مقام دلائے گی، ایسا ہندوستان جو محفوظ ہو اور امید والا ہو اور ایسا بھارت جہاں ترقی ہر طرف ہو۔ کانگریس کی قیادت میں یو پی اے حکومت کے خراب نظام کے خلاف بی جے پی کی قیادت میں این ڈی اے ہی واحد متبادل ہے جو ملک کو بہتر حکومت اور ترقی دے سکتی ہے۔ قومی کونسل سبھی کارکنان سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اس عظیم مقصد کے لیے تعاون کریں۔